مجلس التحقیق الاسلامی
محدث فتوی
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL PAKISTAN

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ملک میں بعض سنگین جرائم کے ثبوت کےلیے وعدہ معاف گواہوں پر اعتماد کر کے دوسروں کو سزادی جاتی ہے حالانکہ اس کی گواہی خود جرم یا جرم میں تعاون کرنے کی بناء پر مشکوک اورناقابل اعتماد بن جاتی ہے وہ جرم میں نہ ملوث ہونے والے کسی دیگر پر بھی الزام عائد کر سکتا ہے یا جرم کے خلاف جرم کی سنگینی یا نرمی کی بلاجواز گواہی دینا اس سے بعید از قیاس نہیں سکتا ہے کہ خود مجرم ہو اور قتل یا رجم جیسی سنگین سزا سے بچ نکلنے کے لیے ٹھہرادے خیال ہے کہ ایسا گواہ عادل نہیں ہو سکتا بایں ہمہ اگر وہ اپنے جرم کا من وعن اقرار بھی کر لیتا ہے تو کیا شرعی لحاظ سے وہ سزا کا مستوجب ہو گا یا نہیں ؟ اور کیا احکام کو ایسا وعدہ کرنے اور اسے جرم کی سزا معاف کرنے کا حق حاصل ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وعدہ معاف گواہ کا دین اسلام میں کوئی تصور نہیں اس کا صف صاف مطلب اور مفہوم یہ ہے کہ وعدہ معاف گواہ بہت بڑا مجرم ہونے کے باوجود خود ساختہ قانون کی نظر میں بڑا پاک صاف ہے اگرچہ فی الواقع وہ ایسا نہ ہو اس کی حیثیت موم کی ناک سی ہے ارباب اقتدار جس طرف چاہیں موڑ لیں اس کے ذریعے چاہیں تو غیر مجرم کو مجرم قرار دے دیں اور یہ سب سے بڑا ظلم ہے قران میں واضح حکم ہے ۔

يٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا كونوا قَوّٰمينَ بِالقِسطِ شُهَداءَ لِلَّهِ وَلَو عَلىٰ أَنفُسِكُم أَوِ الوٰلِدَينِ وَالأَقرَبينَ إِن يَكُن غَنِيًّا أَو فَقيرًا فَاللَّهُ أَولىٰ بِهِما فَلا تَتَّبِعُوا الهَوىٰ أَن تَعدِلوا وَإِن تَلوۥا أَو تُعرِضوا فَإِنَّ اللَّهَ كانَ بِما تَعمَلونَ خَبيرًا ١٣٥ ... سورة النساء

''اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہتے ہوئے اللہ کےلیے سچی گواہی دو خواہ (اس میں) تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو ۔ اگر کوئی امیر ہو یا فقیر تو اللہ ان کا خیر خواہ ہے تو تم خواہش نفس کے پیچھے عدل نہ چھوڑ دینا اگر تم پیچدار شہادت دو گے یا (شہادت سے)بچنا چاہو گے تو (جان رکھو) اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے ۔''

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ دین دنیا کی نعمتوں سے سرفراز ہونے کےلیے عدل وانصاف کا دامن کسی حالت میں نہیں چھوڑنا چاہیے خواہ ظاہری حالات آدمی کے نامساعد ہی ہوں ۔

مجرم کو اپنے کئے کی سزا ہر صورت میں ملنی چاہیے جب تک صاحب حق معاف نہ کرے جرم معاف نہیں ہوتا خواہ اس میں حکام عمل دخل کی سعی کیوں نہ کریں حقوق العباد کا معاملہ نازک ہے حکومت کا کام حقوق پر ڈاکہ ڈالنا نہیں بلکہ ہر حالت میں انصاف فراہم کرنا ہے اللہ رب العزت جملہ اہل اسلام میں فہم و فراست پیدا فرمائے ۔ آمین!

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص869

محدث فتویٰ